حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ساجد علی مصباحی۔ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

حضرات حسنین کریمین (حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان بڑی بلند وبالا ہے، ان کی والدہ ماجدہ جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، ان کے والد گرامی فاتح خیبر، شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کے نانا حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اور یہ دونوں خود بھی جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

رحمت عالم ﷺ نے خود ان کا نام "حسن اور حسین" رکھا۔ ان ناموں کے بارے میں منقول ہے کہ یہ جنتی نام ہیں، دَور جاہلیت میں عربوں میں کسی کا نام "حسن" یا "حسین" نہیں رکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء)

ان کے فضل وکمال کے لیے یہی کیا کم ہے کہ اِن سے محبت کرنا اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنا ہے اوران سے دشمنی رکھنا اللہ کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:
" جس نے حسن وحسین سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ سے محبت کی، اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے در حقیقت مجھ سے بغض رکھا"۔ (سنن ابن ماجہ)

اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: " حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ اللہ جل شانہ کا محبوب ہے، اور جو اللہ جل شانہ کا محبوب ہے اس کے لیے جنت ہے ۔ اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا، اور جو اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوا اس کے لیے جہنم ہے"۔ (مستدرک للحاکم)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ وہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ساتھ لیے ہوئے ہیں اور ارشاد فرمارہے ہیں:
"یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے جگر پارے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتاہوں تو تو بھی ان کو اپنا محبوب بنالے، اور اسے بھی اپنا محبوب بنالے جو ان دونوں سے محبت کرے"۔ (ترمذی)

یہ دونوں حسن وجمال اور ظاہری شکل وصورت میں حضور رحمت عالم ﷺ کے بہت مشابہ تھے، ان میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے سر تک حضور اقدس ﷺ کے مشابہ تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے پاؤں تک مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے مشابہ تھے۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: "حسن سینے سے سر تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہیں اور حسین سینے سے پاؤں تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اس کی ترجمانی اس طرح سے کرتے ہیں:

ایک سینے تک مشابہ، اک وہاں سے پاؤں تک — حسن سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں — خط توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵/ رمضان المبارک ۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، آپ کی کنیت "ابو محمد" لقب "سید" اور "ریحانۃ النبی" ہے۔

جب ان کی ولادت ہوئی تو رحمت عالم ﷺ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے، نو مولود کو دیکھا اور "حسن" نام رکھا۔ پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کیا، سر مونڈایا، بالوں کے برابر چاندی خیرات کرنے کا حکم دیا اور اسی دن ختنہ بھی کرایا۔

حضور اقدس ﷺ ان سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:" میں نے دیکھا کہ حسن بن علی نبی کریم ﷺ کے دوش مبارک پر ہیں اور سرکار ارشاد فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو تو بھی اسے اپنا محبوب بنالے"۔(بخاری)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ منبر پر جلوہ بار ہیں اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پہلو میں تشریف فرما ہیں۔ سرکار کبھی صحابۂ کرام کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نظر کرتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں:

" میرا یہ بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا"۔ (بخاری)

یہ ارشاد نبوت در اصل ان واقعات وحالات کی سچی پیش گوئی تھی جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ظہور پذیر ہوئے۔ اس وقت ملتِ اسلامیہ کا بڑا حصہ واضح طور پر دو طبقوں میں بٹ گیا تھا، ایک طبقہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا قائل تھا اور دوسرا طبقہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا دعویٰ دار تھا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں خلافت کے بڑے حقدار حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے؛ کیوں کہ انھیں ذاتی، نسبی اور دینی عظمت وحشمت حاصل تھی اور چالیس ہزار جواں مردوں کا لشکر جان کی بازی لگادینے کا عہد کرکے ان کے اشارہ کا منتظر تھا، لیکن اس استحقاق اور طاقت کے باوجود انھوں نے محض اس خوف سے کہ نانا جان کی امت افتراق وانتشار اور باہمی خون ریزی کا شکار ہوجائے گی حکمرانی اور ملکی ودنیاوی سیادت کو ٹھکرادیا اور آخرت کی فلاح وکامرانی کو اپنا منتہائے مقصود سمجھا، چنانچہ انھوں نے کسی کمزوری اور مجبوری کے تحت نہیں، بلکہ اتحاد امت کے پیش نظر اپنی مرضی اور خوش دلی کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کرلی اور ان کے حق میں خلافت سے دست بردار ہوگئے۔

اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے اور وہیں مستقل سکونت اختیار کرلی، یہاں تک کہ یزید بن معاویہ کی سازش سے خود حضرت امام کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھیں زہر دے دیا اور اس کے اثر سے ۵/ ربیع الاول ۵۰ھ یا ۴۹ھ میں ان کا وصال ہوگیا۔

وفات سے پہلے ان کے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زہر دینے والے کا نام دریافت کیا تو انھوں نے نام نہیں بتایا اور ارشاد فرمایا:

"اگر زہر دینے والے کے بارے میں میرا گمان صحیح ہے تو خدا بہتر بدلہ لینے والا ہے، اور اگر غلط ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کوئی بے گناہ پکڑا جائے"۔(تاریخ الخلفاء ملخصا)

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

شہید کربلا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۵/ شعبان ۴ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ، آپ کی کنیت "ابو عبد اللہ" اور لقب " سید الشہداء، شہید کربلا "اور "ریحانۃ النبی" ہے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن کی طرح انھیں بھی دیکھا اور "حسین" نام رکھا، ساتویں روز عقیقہ کیا، سر مونڈایا، بالوں کے برابر چاندی خیرات کرنے کا حکم دیا اور اسی دن ختنہ بھی کرایا۔

حضور اقدس ﷺ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا:"حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے، حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے"۔(ترمذی)

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا : یارسول اللہ !میں نے آج رات ایک برا خوب دیکھا ہے۔سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: وہ کیا ہے ؟۔میں نے کہا :وہ سخت ہے۔سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے دوبارہ پوچھا :وہ کیا ہے ؟.میں نے عرض کیا:"میں نے دیکھا کہ آپ کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری آغوش میں رکھ دیا گیا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" تو نے اچھا خواب دیکھا ہے ،انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو تیری آغوش میں ہوگا۔تو حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت حسین پیدا ہوئے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق وہ میری آغوش میں تھے"۔

ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت حسین کو آپ کی آغوش میں رکھ دیا ،پھر جو میری نظر رسول اللہ ﷺ پر پڑی تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشک بار ہیں۔فرماتی ہیں :میں نے عرض کیا :اے اللہ کے نبی !میرے والدین آپ پر فدا ہوں ،آپ کا کیا حال ہے ؟فرمایا :میرے پاس جبرئیل امین آئے اور انھوں نے ہمیں خبر دی کہ ہماری امت ہمارے اس بیٹے کو شہید کرے گی۔ہم نے کہا :اس کو ؟ تو انھوں نے کہا :ہاں .اور ہمارے پاس اس جگہ کی سرخ مٹی لائے"۔(مشکوٰۃ)

۱۰/ محرم الحرام ۶۱ھ /۱۰/ اکتوبر ۶۸۰ء "میدان کربلا" میں آپ نے جام شہادت نوش فرمایا، آپ کا سر مبارک مدینہ منورہ میں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا آپ کے بڑے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہے۔

اللہ جل شانہ ہمیں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سچی محبت کی توفیق مرحمت فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔آمین۔

ساجد علی مصباحی۔جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ

۱۴/ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ / ۴/ مئی ۲۰۱۵ء۔دوشنبہ